بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ **الفضل** ربوہ
(ایڈیٹر) نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | اتوار ۳۰ ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ ، ۱۱ فتح ۱۳۶۷ ہش ، ۱۱ دسمبر ۱۹۸۸ء | نمبر ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں خوشخبری دیتا ہوں کہ احمدیت کیلئے تمام راستے وسیع ہوتے جائینگے

جمہوریت کے آغاز پر تمام اہلِ پاکستان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں

گیارہ سالہ تاریک رات سے گزرتے ہوئے ہم نے خدا تعالیٰ کے قرب کی روشنیاں پائی ہیں

آنے والے دنوں میں تسبیح و تحمید کے ساتھ اپنی صبحوں کو بھر دیں

بیت الفضل لندن میں ۲ دسمبر ۱۹۸۸ء کو فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"ان دنوں اِس بات کا چرچا ہے کہ پاکستان میں گیارہ سال کی طویل رات کے بعد جمہوریت کا سورج طلوع ہوا ہے یہ تو وقت بتائے گا کہ صبح کس نوعیت کی ہوگی، تاہم جمہوریت کے اس آغاز پر میں تمام اہلِ پاکستان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ سورج یا صبح کے ذکر کے وقت ہمارا ذہن طبعی طور پر اس سورج یا صبح کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جس کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ اس سورج اور صبح کے ساتھ ہمارا ایسا تصوّر ہمارے دل و دماغ پر ثبت ہو چکا ہے کہ جب بھی ہم سورج یا صبح کا ذکر سنتے ہیں تو وہی روشنی کا تصوّر ہمارے دل میں از خود طلوع ہو جاتا ہے۔ مگر دنیا کی صبح اور سورجوں کا رنگ اور اطوار کا خدا کے بنائے ہوئے سورج اور صبح جیسا ہونا ہرگز ضروری نہیں۔ بلکہ ہر سورج اور صبح اسکے اپنے بنانے والے کے مزاج اور صفات اور اطوار سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لحاظ سے دنیا کی انقلابی یا جمہوری یا نظریاتی صبح کے رنگ جُدا جُدا ہوتے ہیں اور انکے چڑھانے والوں کی نیتوں، طاقتوں اور دل کی حالتوں کے علم کے بغیر ہم ان صبحوں کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے۔

حضور نے فرمایا۔ خدا کے بنائے ہوئے سورج یا صبح کی روشنی اور اس کا نور دراصل انصاف سے بنتا ہے اور یہ مختلف رنگوں کی آمیزش سے بنی ہوئی ایک کیفیت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ایک کامل امتزاج کے ساتھ آپسمیں یک جان بنا دیا ہے اور ان کا امتزاج ایسا منصفانہ ہے کہ ان رنگوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو بے چینی سے اپنی الگ شخصیت کو ظاہر کرے۔ اسی لیے خدا تعالیٰ نے جو سورج بنایا اور اس سورج کی روشنی سے جو صبح طلوع ہوا کرتی ہے وہ تمام کائنات کیلئے ایک تڑپ رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب روحانی دنیا میں حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سراجِ منیر فرمایا گیا تو اس میں یہی پیغام تھا کہ یہ رسول کامل انصاف رکھنے والا رسول ہے۔ اس نے دو طرح سے رنگوں سے انصاف فرمایا ہے۔ اوّل اپنے خدا کی صفات کے سارے رنگ اسی توازن سے اختیار کیے، جس توازن سے خدا کی ذات میں پائے جاتے ہیں۔ اور دوسرے بنی نوع انسان سے تعلقات میں اس توازن کے ساتھ وہ سارے رنگ اختیار کیے جو انسانی فطرت میں ایک خاص توازن کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ پس روحانی دنیا کا بھی ایک سورج ہے اور غیر مذہبی عام انسانی تعلقات کے لحاظ سے بھی حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورج کا لفظ اپنی کامل شان کے ساتھ اطلاق پاتا ہے۔ پس اس پہلو سے جو صبح ہم جانتے ہیں وہ تو طلوع دین حق کی صبح ہوگی اور وہ وہی صبح ہے ...... جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سورج کے طلوع ہونے کے ساتھ طلوع ہوگی۔

اس لئے وقتی طور پر دنیا کے کسی ملک میں اگر جمہوریت طلوع ہوتی ہے تو ضمنی طور پر چھوٹی سطح پر ایک قسم کی خوشی کا پیغام ہمیں ملتا ہے۔ لیکن آغاز میں ہی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ خوشی کا یہ پیغام حقیقی بھی ہے یا نہیں کیونکہ صبح کا لفظ اپنی ذات میں اندھیرے بھی چھپا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے خدا کی بنائی ہوئی صبح سے انسان کی بنائی ہوئی صبح کو نہ ناپا کریں اور خوشی کے اظہار میں بہت جلدی نہ کیا کریں بلکہ بالغ نظر انسانوں کی طرح انتظار کیا کریں کہ یہ صبح آپ کے لئے کیا ظاہر کرتی ہے اور کیسے رنگ لے کے آتی ہے۔ اس لئے محض اصطلاحوں کے استعمال سے دھوکہ نہ کھائیں۔ لیکن میں آپ کو یہ بھی بتاتا ہوں کہ جو کچھ بھی پاکستان میں رونما ہوا ہے،

(باقی ص ۷ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ فتح (دسمبر) آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ ناظر صاحب اصلاح وارشاد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھائی۔ اپنے خطبہ میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ دسمبر ۱۹۸۸ء کا خلاصہ پڑھ کر سنایا۔ خطبہ ثانیہ میں مولانا نے فرمایا کہ دوست پوچھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کی اجازت کے بارے میں کیا اطلاع ہے۔ دوست مطلع رہیں کہ اس سلسلے میں کوشش جاری ہے احباب دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو کامیاب کرے۔ نیز فرمایا کہ احباب کرام حسب معمول تیاریاں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ اُمّ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی رقم فرماتی ہیں۔

میری بھانجی رعنا بنت نواب مسعود احمد خان مرحوم کراچی میں شدید بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اسے صحت والی زندگی عطا فرمائے

دعائے مغفرت

مکرم صوفی حامد صاحب ابن حضرت صوفی غلام محمد صاحب سابق مربی ماریشس اچانک حرکت قلب بند ہونے سے ۹ نومبر ۱۹۸۸ء کو راولپنڈی میں انتقال فرما گئے۔ ان کی عمر ۶۳ سال تھی۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور اگلے روز ۱۰ نومبر کو نماز فجر کے بعد مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے ان کی نمازِ جنازہ بیت المبارک میں پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم نہایت درجہ خوش اخلاق نیک انسان تھے۔ ۳۶ سال کی عمر میں ان کی اہلیہ محترمہ چھ چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر وفات پا گئیں سب سے بڑی بچی کی عمر ۹ سال تھی۔ مکرم صوفی صاحب نے بڑے پیار و محبت سے ۲۷ سال کے اس طویل عرصہ میں بچوں کی پرورش کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تمام بچوں کی شادیوں کی توفیق بخشی۔

مرحوم مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید نائب ناظر ضیافت کے خسر اور پھوپھا تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ موصوف کو اپنے فضل و کرم سے جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا کرے۔ آمین۔

شرح چندہ الفضل

سالانہ	۴۰۰
ششماہی	۲۰۰
سہ ماہی	۱۰۰
خطبہ نمبر سالانہ	۱۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۱ فتح ۱۳۶۷ ہش

۱۱ دسمبر ۱۹۸۸ء

خدا تعالیٰ کی صفات پر غور

خدا تعالیٰ کے وجود کا اقرار اس پر ایمان لانے کی بنیاد تو ضرور ہے لیکن صرف اتنی ہی بات اس پر ایمان لانے کی دلیل نہیں بن سکتی۔ آپ جانتے ہیں کہ خدا موجود ہے لیکن آپ گیا خدا مانتے ہیں۔ اس کی صفات کیا ہیں وہ کیا کر سکتا ہے جب تک یہ باتیں آپ کے سامنے نہ ہوں آپ صحیح معنوں میں خدا کی ہستی پر ایمان لانے والے نہیں بن سکتے۔

بہت سے لوگ ایسے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ خدا موجود تو ہے۔ اور سب کچھ اُسی نے بنایا ہے لیکن یہ سب کچھ بنا کر وہ سب چیزوں سے الگ بیٹھا ہے اور کسی بات میں کسی کام میں اس کا کوئی عمل دخل نہیں۔ گویا سب چیزوں کو بنا کر اس نے انہیں تنِ تنہا چھوڑ دیا ہے کہ جو چاہو کرو، جب جیسی بات اور جیسا کام تمہارے دل میں آئے کرتے چلے جاؤ میں اُس میں کسی طرح دخل نہیں دوں گا۔ کیا آپ ایسا خدا مانتے ہیں۔

بعض لوگ خدا کے وجود کے تو قائل ہیں لیکن وہ سمجھتے ہیں کہ زندہ کرنا اور مارنا تو اس کا کام ہے لیکن اگر ہم اس سے کچھ کہیں، ہم کسی بات کے لئے امداد طلب کریں تو اُسے اس سے کوئی واسطہ نہ ہو۔ کیا وہ ہماری سنتا ہے؟ کیا وہ ہم سے باتیں کرتا ہے؟ کیا وہ ہمارے ٹیڑھے کاموں کو سیدھا کرتا ہے؟ کیا وہ ہماری زندگیوں کو سنوارنے کے لئے ہماری مدد کرتا ہے کیا وہ ہماری نیکیوں کا ہمیں اس دنیا میں بھی اجر دیتا ہے۔ یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ ان کے بغیر یا ان پر کوئی فیصلہ کئے بغیر یہ کہنا کہ ہم خدا کی ہستی کے قائل ہیں نہ درست ہے اور نہ مفید۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو اپنی نظر میں اس طرح رکھا ہوا ہے کہ وہ خود بھی ان کا خیال رکھتا ہے اور جب اُس سے کچھ طلب کیا جائے تو وہ جھولیاں بھر بھر کے دیتا ہے۔ ہم کچھ پوچھیں تو ہمیں بتاتا ہے، ہم کچھ مانگیں تو ہمیں عطا کرتا ہے، ہماری رہنمائی کرتا ہے اور ہمارے کام آتا ہے۔ کہ اگر ہم اللہ تعالےٰ کی صفات سے واقف ہو جائیں اور ان صفات کے ساتھ اس کی ہستی پر ایمان لائیں تو ہماری زندگیاں یکسر بدل جائیں۔ وہ سنتا ہے، ہم اُس سے بات کریں، وہ دیتا ہے، ہم اُس سے مانگیں۔ وہ ہماری رہنمائی کرتا ہے، ہم اُس سے پوچھیں۔ اگر ہم ایسا کرنے لگیں تو قدم قدم پر اور لحہ لحہ میں اس کی ضرورت پیش آئے گی، ہم اُس کے حضور سربسجدہ ہوں گے اور ہم اس یقین سے پُر ہوں گے کہ ایک ایسی ہستی جو قادر و قدیر ہے اس نے ہماری انگلی پکڑی ہوئی ہے اور ہماری رہنمائی کر رہا ہے۔ اور ہمیں صحیح جہت کی

یوں تو میں ابتلاء سے ڈرتا ہوں
بچ کے ہر راہ سے گزرتا ہوں
لیکن آجائے ابتلاء تو میں
اُس پہ جاں بھی نثار کرتا ہوں

(ابوالاقبال)

سوز و ساز

کشتی ہے سمندر میں تو طوفاں بپا کر
جینے کا مزہ جب ہے کہ موجوں سے لڑا کر
ٹوٹے ہوئے چپّو تجھے کرتے ہیں اشارہ
چلنا ہے تو چل سارے سہاروں کو ہٹا کر
ہر شخص سے ہو تیرا مروّت کا تعلّق
دشمن کو بھی دیکھ اپنا کبھی دوست بنا کر
ہر حرص کا انجام ہے تسکین کا فقدان
تو اپنی تمناؤں کو قربانِ غنا کر
یہ کیا کہ ہر اِک چیز ہے پردہ ترے رُخ پر
چھپنا ہے تو چھپ جا مرے پہلو میں سما کر
گرتے ہوئے میناروں نے یہ دی ہے شہادت
ہم لُٹ گئے بے طرح غریبوں کو لُٹا کر
انصاف بھی خاموش ہے مُنصف بھی ہے خاموش
تُو اپنی کہانی نہ شب و روز کہا کر
ہمدوشِ ثریّا بھی وہ ہو جائیں تو کیا ہے
دیکھا نہیں دنیا نے انہیں آنکھ اٹھا کر
جو لوگ کہ بستے ہیں غریبوں کے دِلوں میں
بَن پائے اگر تجھ سے تو ساتھ انکے رہا کر
صد شُکر کہ مجھ کو نہ ملی شُعلہ نوائی
رکھ دیتی ہے مجھ ایسوں کو یہ بات جلا کر
ہر نغمہ و نالہ ہو کسی لَے سے مزیّن
مولےٰ دِلِ پُرسوز کو اِک ساز عطا کر
دیکھا نہیں جاتا کہ وہ ہوں تجھ سے بہت دُور
دیکھ ان کو نسیمؔ اپنی دعاؤں سے بُلا کر

طرف چلا رہا ہے۔

پس آئیے ہم خدا تعالیٰ کی صفات پر غور کریں اور ان صفات کے ساتھ خدائی ہستی کے قائل ہوں اور ان صفات سے جہاں تک ہم میں سے ہر شخص کے لئے ممکن ہے۔ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔ ہم خدا سے پوچھیں کہ ہم کیا کریں اور کیا نہ کریں ہم اس سے پوچھیں کہ کہاں سچ ہے اور کہاں جھوٹ ہے۔ اور ہم اس سے اس امداد کے طالب ہوں کہ وہ ہمیں سچ کی طرف لے جائے اور جھوٹ سے بچائے۔ اگر ہم ایسا کر سکیں تو یقیناً دنیا میں انقلاب آجائے گا۔ یہ دنیا حقیقی طور پر نیکیوں کی طرف بڑھنے لگے گی، سچائیوں کو پہچاننے لگے گی۔ اور خدا کے فضل سے دنیا میں امن دامان ہو گا، سچائی ہو گی اور ہر شخص بہتر زندگی بسر کرنے لگے گا۔ پس خدا تعالیٰ کی صفات پر غور کرنا انتہائی ضروری ہے اور ان سے فائدہ اٹھانا اس سے بھی زیادہ ضروری ہے

پبلشر: مسعود احمد نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دارالنصر غربی ربوہ سے شائع کیا۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا اور اس میں پوشیدہ حکمتیں

حضرت اقدس بانی سلسلہ کی بابرکت تحریرات

قبولیت دعا میں تاخیر کی وجہ

کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ایک طالب نہایت رقت اور درد کے ساتھ دعائیں کرتا ہے مگر وہ دیکھتا ہے کہ ان دعاؤں کے نتائج میں ایک تاخیر اور توقف واقع ہوتا ہے اس کا سر کیا ہے؟ اس میں یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اول تو جس قدر امور دنیا میں ہوتے ہیں ان میں ایک قسم کی تدریج پائی جاتی ہے دیکھو ایک بچہ کو انسان بننے کے لئے کس قدر مرحلے اور منازل طے کرنے پڑتے ہیں۔ ایک بیج کا درخت بننے کے لئے کس قدر توقف ہوتا ہے۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ کے امور کا نفاذ بھی تدریجاً ہوتا ہے۔ دوسرے اس توقف میں یہ مصلحت الٰہی ہوتی ہے کہ انسان اپنے عزم اور عقد ہمت میں پختہ ہو جائے اور معرفت میں استحکام اور رسوخ ہو۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس قدر انسان اعلیٰ مراتب اور مدارج کو حاصل کرنا چاہتا ہے اسی قدر اس کو زیادہ محنت اور وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس استقلال اور ہمت ایک ایسی عمدہ چیز ہے کہ اگر یہ نہ ہو تو انسان کامیابی کی منزلوں کو طے نہیں کر سکتا۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ پہلے مشکلات میں ڈالا جائے

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۰۲، ۲۰۳)

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان ایک امر کے لئے دعا کرتا ہے۔ مگر وہ دعا اس کی اپنی ناواقفی اور نادانی کا نتیجہ ہوتی ہے یعنی ایسا امر خدا تعالیٰ سے چاہتا ہے جو اس کے لئے کسی صورت سے مفید اور نافع نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو تو رد نہیں کرتا لیکن کسی اور صورت میں پورا کر دیتا ہے۔ مثلاً ایک زمیندار جس کو ہل چلانے کے لئے بیل کی ضرورت ہے۔ وہ بادشاہ سے جا کر ایک اونٹ کا سوال کرے اور بادشاہ جانتا ہے کہ اس کو دراصل بیل دینا مفید ہوگا اور حکم دیدے کہ اسکو ایک بیل دیدو۔ وہ زمیندار اپنی بے وقوفی سے کہدے کہ میری درخواست منظور نہیں ہوئی تو اس کی حماقت اور نادانی ہے۔ لیکن اگر وہ غور کرے تو اس کے لئے یہی بہتر تھا۔ اسی طرح پر اگر ایک بچہ آگ کے سُرخ انگارے دیکھ کر ماں سے مانگے تو کیا مہربان اور شفیق ماں یہ پسند کرے گی کہ اس کو آگ کے انگارے دے دے۔ غرض بعض اوقات دعا کی قبولیت کے متعلق ایسے امور بھی پیش آتے ہیں۔ جو لوگ بے صبری اور بدظنی سے کام لیتے ہیں وہ اپنی دعا کو رد کرا لیتے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص ۲۵۴)

ابتلا میں دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے

دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلاء بھی آ جاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں مگر مستقل مزاج سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے۔ کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سر یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے۔ کیونکہ جس جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اسی قدر روح میں گدازش ہوتی جائے گی اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہیں پس کبھی گھبرانا نہیں چاہیئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہیئے یہ کبھی بھی خیال کرنا نہیں چاہیئے کہ میری دعا قبول نہ ہوگی یا نہیں ہوتی۔ ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے انکار ہو جاتا ہے۔ کہ وہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص ۲۴۲)

ربوبیت اور عبودیت کا رشتہ

دعائیں حقیقت میں بہت ہی قابل قدر ہوتی ہیں اور دعاؤں والا آخر کار کامیاب ہو جاتا ہے ہاں یہ نادانی اور سوءِ ادب ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے ارادے کے ساتھ لڑنا چاہے۔ مثلاً یہ دعا کرے کہ رات کے پہلے حصہ میں سورج نکل آوے۔ اس قسم کی دعائیں گستاخی میں داخل ہوتی ہیں۔ وہ شخص نقصان اٹھاتا ہے اور ناکام رہتا ہے جو گھبرانے والا اور قبل از وقت چاہنے والا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ بعض ایسے ہیں کہ جن کو بدقسمتی سے ایسا موقع ملا کہ دعا کریں مگر انہوں نے صبر و استقلال سے چونکہ کام نہ لیا اس لئے نامراد رہ کر سید احمد خانی مذہب اختیار کر لیا کہ دعا کوئی چیز نہیں۔ یہ دھوکا اور غلطی اس لئے لگتی ہے کہ وہ حقیقت دعا سے ناواقف محض ہوتے ہیں۔ اور اس کے اثر سے بے خبر اور اپنی مالی امیدوں کو پورا ہوتے نہ دیکھ کر کہہ اٹھتے ہیں کہ دعا کوئی چیز نہیں اور اس سے برگشتہ ہو جاتے ہیں۔

دعا ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے اگر دعاؤں کا اثر نہ ہوتا تو پھر اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۰۲، ۲۰۳)

صبر و استقلال اور دعا

پس دعاؤں سے کام لینا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کے حضور استغفار کرنا چاہیئے کیونکہ خدا تعالیٰ غنی اور بے نیاز ہے اس پر کسی کی حکومت نہیں ہے ایک شخص اگر عاجزی اور فروتنی سے اس کے حضور نہیں آتا۔ وہ اس کی کیا پرواہ کر سکتا ہے۔ دیکھو اگر ایک سائل کسی کے پاس آ جاوے تو اپنا عجز اور غربت ظاہر کرے تو ضرور ہے کہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ سلوک ہو لیکن ایک شخص جو گھوڑی پر سوار ہو کر آوے اور سوال کرے اور یہ بھی کہے کہ اگر نہ دوگے تو ڈنڈے ماروں گا تو بجز اس کے کہ خود اس کو ڈنڈے پڑیں اور اس کے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟ خدا تعالیٰ سے اڑ کر مانگنا اور اپنے ایمان کو مشروط کرنا بڑی بھاری غلطی اور ٹھوکر کا موجب ہے دعاؤں میں استقلال اور صبر ایک الگ چیز ہے اور اڑ کر مانگنا اور بات ہے۔ یہ کہنا کہ میرا فلاں کام اگر نہ ہوا تو میں انکار کر دوں گا یا یہ کہہ دوں گا۔ یہ بڑی نادانی اور شرک ہے اور آداب الدعا سے ناواقفیت ہے ایسے لوگ دعا کی فلاسفی سے ناواقف ہیں۔ قرآن شریف میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ ہر ایک دعا تمہاری مرضی کے موافق میں قبول کروں گا ۔۔۔۔۔۔۔ یہ خدا تعالیٰ کا احسان اور اس کا کرم ہے کہ وہ اپنے بندہ کی بھی مان لیتا ہے ورنہ اس کی الوہیت اور ربوبیت کی شان کے یہ ہرگز خلاف نہیں کہ اپنی ہی منوائے۔۔۔ کبھی کسی قسم کا خوف آتا ہے اور کبھی بھوک آتی ہے اور کبھی مالوں پر کمی واقع ہو جاتی ہے تجارتوں میں خسارہ ہوتا ہے اور کبھی ثمرات میں کمی ہوتی ہے اولاد ضائع ہوتی ہے اور ثمرات برباد ہو جاتے ہیں اور نتائج نقصان دہ ہوتے ہیں۔ ایسی صورتوں میں خدا تعالیٰ کی آزمائش ہوتی ہے اس وقت خدا اپنی شان حکومت دکھانا چاہتا ہے اور اپنی منوانا چاہتا ہے۔ اس وقت صادق۔۔۔۔۔ کا یہ کام ہوتا ہے۔ کہ وہ نہایت اخلاص اور انشراح صدر سے ساتھ خدا کی رضا کو مقدم کر لیتا ہے اور اس پر خوش ہو جاتا ہے کوئی شکوہ اور بدظنی نہیں کرتا اس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔ پس صبر کرنے والوں کو بشارت دو۔ یہ نہیں فرمایا کہ دعا کرنے والوں کو بشارت دو۔ بلکہ صبر کرنے والوں کو۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ انسان اگر بظاہر اپنی دعاؤں میں ناکامی دیکھے تو گھبرا نہ جاوے بلکہ صبر اور استقلال سے خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرے۔ اہل اللہ کو نظر آ جاتا ہے کہ یہ کام ہونہار ہے پس جب وہ یہ دیکھتے ہیں تو دعا کرتے ہیں ورنہ قضاء و قدر پر راضی رہتے ہیں۔ اہل اللہ کے دوہی کام ہوتے ہیں۔ جب کسی بلا کے آثار دیکھتے ہیں تو دعا کرتے ہیں لیکن جب دیکھتے ہیں کہ قضاء و قدر اسی طرح پر ہے تو صبر کرتے ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بچوں کی وفات پر صبر کیا جن میں سے ایک بچہ ابراہیم بھی تھا۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۳۸۵، ۳۸۶)

میرا صدہا مرتبہ کا تجربہ ہے کہ خدا ایسا کریم و رحیم ہے کہ جب اپنی مصلحت سے ایک دعا کو منظور نہیں کرتا تو اس کے عوض میں کوئی اور دعا منظور کر لیتا ہے۔ جو اس کے مثل ہوتی ہے

(حقیقۃ الوحی ص ۳۲۷)

دعا کی مقناطیسی کشش

یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ایک زہر اس سے آخر تریاق ہو جاتا ہے۔

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں۔ کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں۔ کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔

مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جائے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم۔ حیا والا۔ صادق۔ وفادار۔ عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کر لو اور شکست کو قبول کر لو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی کرتا ہے اور اس کے صفات غیر متبدل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلی ہے جس کو دنیا نہیں جانتی گویا وہ اور خدا ہے۔ حالانکہ اور کوئی خدا نہیں ہے مگر نئی تجلی نئے رنگ میں اس کو ظاہر کرتی ہے۔ تب اس خاص تجلی کی شان میں اس تبدیلی یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کے لئے نہیں کرتا۔ یہی وہ خوارق ہے۔ غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔ اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کی ظل وہ نماز ہے ۔ ۔ ۔ ۔

اور روح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وہ خدا کے لئے ہر ایک مصیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مستعدی ظاہر کرتی ہے اور اس کا رکوع یعنی جھکنا یہ ہے کہ وہ تمام محبتوں اور تعلقوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جھک آتی ہے اور خدا کے لئے ہو جاتی ہے اور اس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گر کر اپنے تئیں بکلّی کھو دیتی ہے اور اپنے نقشِ وجود کو مٹا دیتی ہے۔ یہی نماز ہے جو خدا کو ملاتی ہے اور شریعت نے اس کی تصویر معمولی نماز میں کھینچ کر دکھلائی ہے تا وہ جسمانی نماز روحانی نماز کی طرف محرک ہو کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کے وجود کی ایسی بناوٹ پیدا کی ہے کہ روح کا جسم پر اور جسم کا اثر روح پر ضرور ہوتا ہے جب تمہاری روح غمگین ہو تو آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور جب روح میں خوشی پیدا ہو تو چہرہ پر بشاشت ظاہر ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ انسان بسا اوقات ہنسنے لگتا ہے ایسا ہی جب جسم کو کوئی تکلیف اور درد پہنچے تو اس درد میں روح بھی شریک ہوتی ہے اور جب جسم کسی ٹھنڈی ہوا سے خوش ہو تو روح بھی اس سے کچھ حصہ لیتی ہے پس جسمانی عبادات کی غرض یہ ہے کہ روح اور جسم کے باہمی تعلقات کی وجہ سے روح میں بھی حضرت احدیت کی طرف حرکت پیدا ہو اور وہ روحانی قیام اور سجود میں مشغول ہو جائے۔

(لیکچر سیالکوٹ صـ۲۶-۲۸)

مخلصانہ دعاؤں کی قبولیت

یہ شبہ کرنا کہ یہ استعانت بعض اوقات کیوں بے فائدہ اور غیر مفید ہوتی اور کیوں خدا کی رحمانیت و رحیمیت ہر ایک وقت استعانت میں تجلی نہیں فرماتی؟ پس یہ شبہ صرف ایک صداقت کی غلط فہمی ہے۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ ان دعاؤں کو کہ جو خلوص کے ساتھ کی جائیں ضرور سنتا ہے اور جس طرح مناسب ہو مدد چاہنے والوں کے لئے مدد بھی کرتا ہے مگر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان کی استمداد اور دعا میں خلوص نہیں ہوتا۔ نہ انسان دلی عاجزی کے ساتھ امداد الٰہی چاہتا ہے اور نہ اس کی روحانی حالت درست ہوتی ہے بلکہ اس کے ہونٹوں میں دعا اور اس کے دل میں غفلت یا ریا ہوتی ہے۔ یا کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خدا اس کی دعا کو سن تو لیتا ہے اور اس کے لئے جو کچھ اپنی حکمت کاملہ کی رو سے مناسب اور اصلح دیکھتا ہے عطا بھی فرماتا ہے لیکن نادان انسان خدا کی ان الطاف خفیہ کو شناخت نہیں کرتا اور بباعث اپنے جہل اور بے خبری کے شکوہ اور شکایت شروع کر دیتا ہے اور اس آیت کے مضمون کو نہیں سمجھتا۔ ۔ ۔ ۔

یعنی یہ ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو بری سمجھو اور وہ اصل میں تمہارے لئے اچھی ہو اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو درست رکھو اور وہ اصل میں تمہارے لئے بری ہو اور خدا چیزوں کی اصل حقیقت کو جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(براہین احمدیہ صـ۴۰۸، ۴۰۹ حاشیہ نمبر ۱۱)

دعا میں جوش پیدا کرنے کا محرک

خدا تعالیٰ نے اس سورۃ فاتحہ میں دعا کرنے کا ایک ایسا طریقہ حسنہ بتلایا ہے جس سے خوب تر طریقہ پیدا ہونا ممکن نہیں اور جس میں وہ تمام امور جمع ہیں جو دعا میں دلی جوش پیدا کرنے کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ قبولیت دعا کے لئے ضرور ہے کہ اس میں ایک جوش ہو کیونکہ جس دعا میں جوش نہ ہو وہ صرف لفظی بڑبڑ ہے حقیقی دعا نہیں۔ مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ دعا میں جوش پیدا ہونا ہر ایک وقت انسان کے اختیار میں نہیں بلکہ انسان کے لئے اشد ضرورت ہے کہ دعا کرنے کے وقت جو امور دلی جوش کے محرک ہیں وہ اس کے خیال میں حاضر ہوں اور یہ بات ہر ایک عاقل پر روشن ہے کہ دلی جوش پیدا کرنے والی صرف دو ہی چیزیں ہیں۔ ایک خدا کو کامل اور قادر اور جامع صفات کاملہ خیال کر کے اس کی رحمتوں اور کرموں کو ابتداء سے انتہا تک اپنے وجود اور بقاء کے لئے ضروری دیکھنا اور تمام فیوض کا مبداء اسی کو خیال کرنا۔ دوسرے اپنے تئیں اور اپنے تمام ہم جنسوں کو عاجز اور مفلس اور خدا کی مدد کا محتاج یقین کرنا یہی دو امر ہیں جن سے دعاؤں میں جوش پیدا ہوتا ہے اور جو جوش دلانے کے لئے کامل ذریعہ ہیں۔ وجہ یہ کہ انسان کی دعا میں تب ہی جوش پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ اپنے تئیں سراسر ضعیف اور ناتواں اور مدد الٰہی کا محتاج دیکھتا ہے اور خدا کی نسبت نہایت قومی اعتقاد سے یہ یقین رکھتا ہے کہ وہ بغایت درجہ کامل القدرت اور رب العالمین اور رحمٰن اور رحیم اور مالک امر مجازات ہے اور جو کچھ انسانی حاجتیں ہیں سب کا پورا کرنا اسی کے ہاتھ میں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ وہی ایک ذات ہے کہ جو تمام محامد کاملہ سے متصف اور تمام خوبیوں کی جامع ہے اور وہی ایک ذات ہے جو تمام عالموں کی رب اور تمام رحمتوں کا چشمہ اور سب کو ان کے عملوں کا بدلہ دینے والی ہے پس ان صفات کے بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ نے بخوبی ظاہر فرما دیا ہے کہ سب قدرت اسی کے ہاتھ میں ہے اور ہر ایک فیض اس کی طرف سے ہے اور اپنی اس قدر عظمت بیان کی کہ دنیا اور آخرت کے کاموں کا قاضی الحاجات اور ہر ایک چیز کا علت العلل اور ہر ایک فیض کا مبداء اپنی ذات کو ٹھہرایا جس میں یہ بھی اشارہ فرما دیا ہے کہ اس کی ذات کے بغیر اور اس کی رحمت کے بدوں کسی زندہ کی زندگی اور آرام اور راحت ممکن نہیں۔ اور پھر بندہ کو تذلل کی تعلیم دی ... پس خدائے تعالیٰ نے دعا میں جوش دلانے کے لئے دو محرک بیان فرمائے ایک اپنی عظمت اور رحمت شاملہ۔ دوسرے بندوں کا عاجز اور ذلیل ہونا۔ اب جاننا چاہیئے کہ یہی دو محرک ہیں جن کا دعا کے وقت خیال میں لانا دعا کرنے والوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔

(براہین احمدیہ۔ صـ۵۴۶ تا صـ۵۵۰ حاشیہ ۱۱)

بقیہ :- حسد اور بدظنی

دوسری پر غمناک بلکہ میں یہی سمجھتا ہوں کہ میرا کام ہمدردی ہے۔ دوائیں خدا کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ پس میں ان کو دیتا ہوں جس کے لئے وہ چاہتا ہے نافع بنا دیتا ہے اور جس کے لئے وہ چاہتا ہے مضر۔ ایک خطرناک قریب المرگ مریض دو دن میں اچھا کر دیتا ہے اور ایک معمولی ایک دو دن میں خلاف امید مار دیتا ہے اور میں الگ رہتا ہوں۔

اس نکتہ نے مجھے روحانی طبابت میں بھی حوصلہ، صبر دیا ہے۔ میں نے سلسلہ درس کو قطع کر کے ان چند بیماریوں کے متعلق جو تم لوگوں میں دیکھیں خصوصیت سے وعظ کیا۔ اب جن کو خدا نے فائدہ پہنچانا تھا ان کو پہنچا دیا جن کو نہیں پہنچانا تھا۔ یعنی جنہوں نے فضل الٰہی کے جذب کے لئے اپنے آپ کو تیار نہیں کیا اور بدپرہیزی نہیں چھوڑی نسخہ استعمال نہیں کیا ان کو فائدہ نہیں ہوا۔"

(خطبات نور جلد دوم صـ۶۴-۶۵)

عناوین مقالہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ صد سالہ جشن تشکر کے موقعہ پر ایک انعامی مقالہ نویسی کا مقابلہ کروا رہی ہے۔ اس کے لئے درج ذیل عناوین مقرر کیے گئے ہیں:

(۱) قرآن کریم اور سائنس
(۲) گزشتہ سو سال میں دنیا میں ابھرنے والی مذہبی تحریکات اور ان کا تقابلی جائزہ۔
(۳) شہدائے احمدیت
(۴) دینِ حق کی نشأۃ ثانیہ میں جماعت احمدیہ کا کردار

مقالے کے الفاظ پندرہ سے بیس ہزار تک ہوں۔

مقالہ مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۹ء ہے۔

مقالہ نویس ۱۵ جنوری تک اپنا نام قائد صاحب مجلس کی وساطت سے قائد صاحب ضلع کو رجسٹر کرا دے۔

(مہتمم تعلیم مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسد اور بدظنّی خطرناک مرض ہیں

قدرتِ ثانیہ کے مظہر اوّل حضرت مولانا حکیم نور الدین نور اللہ مرقدہٗ کے خطبۂ جمعہ سے اقتباس

حسد بڑا خطرناک مرض ہے۔ اس سے بجز اللہ تعالیٰ کے علیم و حکیم ہونے پر ایمان ہو تو یہ مرض جاتا رہتا ہے۔ دیکھو ململ کا کپڑا ہے کوئی اسے سر پر باندھتا ہے کوئی اس کا قمیص بناتا ہے۔ کوئی زخموں کے لئے پٹی، سب جگہ وہ کام دیتا ہے اور سبھی جگہ واقعہ میں اس کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اگر انسان سمجھ لے کہ خدا تعالیٰ کے عجائبات قدرت سے جو کام ہوتے ہیں۔ وہ بلا ضرورت و حکمت کے نہیں تو معترض کیوں ہو۔ اگر خدا تعالیٰ نے ایک قوم کو اپنی رحمتِ خاصہ کے لئے چن لیا ہے تو یہ کیوں جلتے ہیں یہ تو عام قانون قدرت ہے کہ آج ایک درخت بغیر پھول اور پھل پتوں کے بالکل سوختنی ہیئت میں کھڑا ہے۔ اب بہار کا موسم آیا تو اس میں پتے لگنے شروع ہوئے پھر پھول پھر پھل اسی طرح قوموں کا نشو و نما ہے

ایک وقت ایک قوم برگزیدہ ہوتی ہے لیکن جب وہ انعامات کے قابل نہیں رہتی تو خدا تعالیٰ دوسری قوم کو چن لیتا ہے اور وہ پہلی قوم ایسی مٹ جاتی ہے کہ بالکل بھلا دی جاتی ہے یا اس کی حالت تبدیل ہو جاتی ہے۔ غرض اس جہان میں اس طرح بہت تغیر ہوتے رہتے ہیں ایک شریعت دی جاتی ہے پھر اس کی بجائے دوسری، اس بنا پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم کوئی نشانِ قدرت نہیں بدلتے اور نہ اسے ترک کرتے ہیں مگر کہ اس کی مثل یا اس سے اچھا لاتے ہیں۔ کیا تم کو یہ خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اس کا راج آسمانوں اور زمینوں میں ہے وہ حق و حکمت سے ایسی تبدیلیاں کرتا رہتا ہے اس پر کسی کا بس نہیں چلتا۔ اس کے سوا کسی کو مددگار اور کارساز نہ پاؤ گے۔"

(خطبات نور جلد دوم ص۴۳-۴۴)

"میں تمہیں ایک عام شر کی طرف توجہ دلاتا ہوں وہ بدظنی ہے جن لوگوں نے اس مرض کے علاج بتائے ہیں ان میں ایک امام حسن بصری بھی ہیں آپ حضرت عمرؓ کی خلافت میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے اجداد عیسائی تھے یہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میں دجلہ کے کنارے پر گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نوجوان بیٹھا ہے اور اس کے ساتھ ایک عورت ہے بڑی حسین۔ ان کے درمیان شراب کا مشکیزہ پڑا ہے وہ اسے پی رہے ہیں۔ اور بعض وقت عورت اس نوجوان کو چوم بھی لیتی ہے۔ میں نے اس وقت کہا کہ یہ لوگ کیسے بدکار ہیں۔ باہر سر میدان بدذاتی کر رہے ہیں۔ اتنے میں ایک حادثہ ہو گیا۔ ایک کشتی آرہی تھی وہ ڈوب گئی۔ عورت نے اشارہ کیا تو وہ نوجوان کودا اور چھ آدمیوں کو باہر نکال لایا۔ پھر آواز دی کہ او حسن ادھر آ۔ تو بھی ایک کو تو نکال۔ نادان یہ تو میری ماں ہے اور مشکیزہ میں دریا کا مصفّی پانی ہے ہم بھی تیری آزمائش کو یہاں بیٹھے تھے کہ دیکھیں تم میں سوءظن کا مرض گیا ہے یا نہیں۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں اس دن سے میں ایسا شرمندہ ہوا کہ کبھی سوءظن نہیں کیا۔ سو تم بھی اس سے بچو۔"

(خطبات نور جلد ۲ ص۴۹-۵۰)

"میں اپنے پیشۂ طبابت میں دیکھتا ہوں۔ ایک شخص آتا ہے کہ آپ کی دوا نے بہت فائدہ پہنچایا معاً دوسرا آکے کہتا ہے کہ بہت ہی نقصان پہنچایا پس میں نہ پہلی بات پر خوش ہوتا ہوں نہ

باقی صفحہ ۴ پر

دو۲ سوال اور اُن کے جواب

از افاداتِ سیدنا حضرت فضلِ عمر (نوّر اللہ مرقدہٗ)

س۔ ہم روحانی ترقی کس طرح کر سکتے ہیں؟

ج۔ روحانی ترقی حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ انسان اپنے قلب کا مطالعہ کرتا رہے روحانی ترقی یہی ہوتی ہے کہ انسان کو اعلیٰ اعلیٰ مدارج اور مراتب کا حال معلوم ہوتا جائے۔ اور اس کا ذریعہ یہی ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کے قلب میں نیک تحریکیں زیادہ ہوتی ہیں یا بد۔ اگر نیکی کی تحریکیں زیادہ ہوں تو سمجھ لے کہ خدا تعالیٰ کی طرف ملائکہ اس کا قدم بڑھا رہے ہیں۔ پس بجائے اس کے کہ انسان اپنی نمازوں کو، اپنے روزوں کو اپنے چندوں کو دیکھے کہ ان میں میں نے کس قدر ترقی کی ہے۔ اسے یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس کے قلب میں کیا تحریکیں ہوتی ہیں۔ اس کا قلب اسے زیادہ نماز، زیادہ روزے اور زیادہ نیکی کرنے کا حکم دیتا ہے یا نہیں۔ اگر قلب حکم نہیں دیتا تو سمجھ لے کہ جو کچھ کر رہا ہے وہ صرف ایک ابتدائی کوشش ہے یا عادت ہے یا ریاء ہے اور خدائی کام نہیں۔ اگر نمازیں پانچ چھوڑ دس بھی پڑھتا ہے علاوہ فرائض کے پانچ وقت نوافل ادا کرتا ہے مگر اس کا قلب نماز سے متنفر ہے تو معلوم کر لے کہ

ابھی وہ ایسے مقام پر نہیں پہنچا کہ ملائکہ کا اُس سے تعلق قائم ہو جائے بلکہ ممکن ہے کہ ابھی وہ ابتدائی کوشش کے مقام پر بھی نہیں پہنچا بلکہ

اس کا نفس رسماً عادتاً یا ریاءً سے اسی سے بڑھا رہا ہے۔ اور اگر اسے ابھی عمل کی توفیق نہیں ملی مگر اس کے دل میں نیک تحریکیں ہو رہی ہیں تو سمجھے کہ فرشتے اس سے تعلق پیدا کر رہے ہیں

پس تم اپنی نمازوں اپنے روزوں وغیرہ ... سے اپنی حالت کا اندازہ نہ کرو بلکہ تمہارے دل میں جو کچھ ہو اسکو دیکھو جن قوموں کے دل خراب ہو جاتے ہیں وہ خواہ ظاہر طور پر کتنی ہی مضبوط ہوں گر پڑتی ہیں .... تو کسی انسان کو اپنے متعلق نمازوں روزوں اور زکوٰۃ

سے فیصلہ نہیں کرنا چاہیئے کہ میں نے نیکی اور تقویٰ میں کس قدر ترقی کی ہے بلکہ اپنے قلب کے اندر جو چیز ہے اسی سے اپنی نیکی اور تقویٰ کو دیکھے۔ اگر اس کے دل میں نیک تحریکیں بڑھ رہی ہیں تو سمجھ لے کہ ملائکہ کا پیر تو جو اس پر پڑتا ہے وہ بڑھ رہا ہے۔ خواہ ابھی تک بعض گناہ اس سے نہ چھوٹے ہوں۔

اور اگر برائی کی تحریکیں اس کے قلب میں بڑھ رہی ہیں تو خواہ اچھا کام کر رہا ہو یہی خیال کرے کہ اس کا شیطان سے تعلق بڑھ رہا ہے۔

پس ... نمازیں زیادہ پڑھنا روزے زیادہ رکھنا ایمان کی علامت نہیں۔ تمہیں اپنے قلوب کو دیکھنا اور ان کا مطالعہ کرنا چاہیئے لوگوں کا کام تمہارے متعلق یہ ہے کہ تمہارے اعمال کا مطالعہ کریں۔ لیکن تمہارا کام اپنے متعلق یہ ہے کہ اپنے قلب کا مطالعہ کرو۔

س۔ کیا دنیا میں نیکی زیادہ ہے یا بدی؟

ج۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ شیطانی اور ملائکہ کی تحریکات کا مقابلہ اس طرح نہیں کرنا چاہیئے کہ برے لوگ زیادہ ہیں یا نیک۔ بلکہ اس طرح کرنا چاہیئے کہ ہر انسان کے اندر نیکی کی تحریک زیادہ ہوتی ہے یا برائی کی۔ اس بات کو دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ لوگوں کے اکثر کام نیکی پر زیادہ مشتمل ہوتے ہیں بہ نسبت بدی کے اور بدی صرف اس لئے زیادہ نظر آتی ہے کہ وہ گھناؤنی شئے ہونے کے سبب نمایاں نظر آتی ہے۔ اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک وقت سب لوگ جہنم سے نکل آئیں گے۔

ایک شخص جو چوری کرتا ہے اسے بڑا بدمعاش اور برا انسان کہا جائے گا مگر کئی عیب ہوں گے جو اس میں نہیں ہوں گے اور کئی اچھی باتیں ہوں گی جو اس میں پائی جاتی ہوں گی۔ گویا اس میں کئی نیکیاں ہوں گی اور چوری کرنا ایک برائی ہو گی۔ اور کوئی ایسا شخص نہ ہو گا جس میں برائیاں زیادہ ہوں اور اس کے مقابلہ میں نیکیاں کم ہوں۔ تو نیکی دنیا میں زیادہ ہوتی ہے اور برائی کم۔ مگر چونکہ برائی پر ہر ایک کی نظر پڑتی ہے۔ اس لئے وہ نمایاں طور پر نظر آ جاتی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا ہو جس کا صرف ناک کٹا ہو اور باقی اعضاء بالکل درست ہوں تو اس کے ناک پر ہی نظر پڑے گی اور باقی اعضاء کی خوبصورتی کوئی نہ دیکھے گا تو نیکیاں زیادہ ہوتی ہیں لیکن لوگوں کی نظر برائی پر پڑتی ہے۔ اس لئے اس کو زیادہ نمایاں سمجھا جاتا ہے۔

(ملائکۃ اللہ ص۸۳-۸۴-۸۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کا مبارک دن

محترم چوہدری محمد شریف صاحب
سابق مربی سلسلہ گیمبیا

آج سے پورے ایک سو سال پہلے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اعلی اللہ شانہ' نے ۲۶×۲۰ کے سولہ صفحات کا ایک اشتہار سبز رنگ کے کاغذ پر ریاض ہند پریس امرتسر میں چھپوا کر شائع فرمایا۔ اس اشتہار میں سے دو باتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں:۔

اول یہ کہ آپ نے اس میں تحریر فرمایا۔

"دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائیگا جس کا دوسرا نام محمود ہے، وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے، پیدا نہیں ہوا، مگر خدا تعالے کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر (یعنی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سے ۹ سال کے اندر۔ ناقل) ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں" سبز اشتہار ص۷

نیز فرمایا:۔

خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا جس کا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا یخلق اللہ ما یشاء" ص۱۷

دوم۔ آپ نے اس سبز اشتہار کے آخر میں یہ اعلان فرمایا:۔

"میں اس جگہ ایک اور پیغام بھی خلق اللہ کو عموماً اور اپنے بھائی مسلمانوں کو خصوصاً پہنچاتا ہوں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی کے چھوڑنے کیلئے مجھ سے بیعت کریں۔

پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ میں ان کا غمخوار ہونگا اور انکا بار ہلکا کرنے کی کوشش کروں گا اور خدا تعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں ان کے لئے برکت دیگا۔ بشرطیکہ وہ ربانی شرائط پر چلنے کے لئے بدل و جان تیار ہوں گے یہ ربانی حکم ہے جو آج میں نے پہنچا دیا ہے۔

والسلام علی من اتبع الہدیٰ
خاکسار غلام احمد عفی عنہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء
(سبز اشتہار ص۲۴)

گویا یہ سبز اشتہار، وہ اشتہار ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک

جماعت

قائم کرنے کا حکم دیا ہے، جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں پر مشتمل ہوگی، جو حق کے طالب ہیں اور سچا ایمان اور سچی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنا چاہتے ہیں اور گندی زیست اور غدارانہ زندگی چھوڑنے کے خواہشمند ہیں وہ آپ کی بیعت کریں۔

اس اشتہار کے شائع ہونے کے اکتالیس دن بعد بتاریخ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء آپ کے گھر میں وہ بیٹا پیدا ہوگیا جس کے پیدا ہونے کے وعدہ کا اس اشتہار میں ذکر کیا گیا تھا اور آپ نے اس کا نام بشیر الدین محمود احمد رکھا اور اس کی ولادت کی اطلاع کے ساتھ ہی اس اعلان تبلیغ کا ضمیمہ بنام

تکمیل تبلیغ

شائع فرمایا۔ جو درج ذیل ہے:۔

"مضمون تبلیغ جو اس عاجز نے اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں شائع کیا ہے جس میں بیعت کے لئے حق کے طالبوں کو بلایا ہے اسکی مجمل شرائط کی تشریح یہ ہے

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلاء میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی (دین حق۔ ناقل) کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

یہ وہ شرائط ہیں، جو بیعت کرنے والوں کے لئے ضروری ہیں، جن کی تفصیل یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں نہیں لکھی گئی۔

۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ
مطابق ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء"

اور یہ بھی تحریر فرمایا کہ جو صاحب بیعت کرنا چاہیں وہ لدھیانہ شہر میں پہنچ کر بیعت کریں اور پہلی بیعت

بتاریخ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء

لدھیانہ میں لی گئی۔ اور اول المبائعین حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی تھے جو مئی ۱۹۰۸ء میں آپ کی وفات کے بعد آپ پہلے جانشین منتخب ہوئے اور ان کی مارچ ۱۹۱۴ء میں وفات کے بعد آپ کے جانشین۔ آپ کے پسر موعود میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہوئے اور آپ کی بیعت کرنے والوں کی تعداد روز بروز بڑھتی گئی، یہاں تک کہ آج یکم دسمبر ۱۹۸۶ء تک یہ جماعت دنیا کے ایک سو سترہ ممالک میں انہی دس شرائط بیعت کے ساتھ قائم ہو چکی ہے۔ اور دعوت الی اللہ کا کام چار دانگ عالم میں کر رہی ہے۔ پس کیا ہی مبارک ہے یہ دن یکم دسمبر ۱۸۸۸ء اور کیا ہی مبارک تھی یہ صدی چودھویں ہجری اور بیسویں عیسوی، جس میں جماعت احمدیہ کی بنیاد خدا تعالیٰ کے حکم سے رکھی گئی۔

مطالعہ کتب حضرت اقدس

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں "جو شخص ہماری کتب کو کم از کم تین بار نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے"

تمام انصار اپنے گھروں میں ایسا لائحہ عمل اختیار کریں کہ ان روحانی خزائن سے ہماری ہر نسل زیادہ سے زیادہ مستفیض ہوتی رہے

لہذا ضروری ہے کہ ہر ناصر کتب حضرت اقدس بانی سلسلہ کے روزانہ مطالعہ کو اپنا معمول بنائے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ۔ خلاصہ خطبہ جمعہ

یہ اس سے بہت بہتر ہے جو گیارہ سالہ دور میں ہم نے دیکھا ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ نے نہایت صبر اور استقلال کے ساتھ خطرناک مظالم کا سامنا کیا اور ان مظالم کو للہ خدا کی راہ میں برداشت کرتے رہے۔

اب میں امید رکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان مظلوموں کو بھی اس صبح کی روشنی سے حصہ دے۔ لیکن میں آپکو یہ یقین دلاتا ہوں کہ اگر اب نہیں تو کل اگر کل نہیں تو پرسوں احمدیت پر بھی لازماً وہ سورج طلوع ہوگا جو خدا کا بنایا ہوا سورج ہے۔ اور وہ دن طلوع ہوگا جس کو آپ کی آئندہ کئی نسلیں کبھی بھی ڈوبتا ہوا نہیں دیکھیں گی۔ اور میں خدا کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ دن روشن تر ہوتا چلا جائے گا اور پھیلتا چلا جائے گا یہاں تک کہ ساری دنیا کو دین حق کے نور سے منور کر دیگا۔

حضور نے فرمایا اس پہلو سے کسی ایک جگہ اور وطن کی صبح ہمارے لئے کافی نہیں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سورج ایک دو ملکوں کے لئے نہیں بنایا گیا تھا۔ یہ وہ صبح ہے جو بیک وقت کل عالم کو روشن کرنے والی ہے۔ اس پہلو سے جماعت احمدیہ کا دل اور حوصلہ بہت بڑا ہونا چاہیئے۔ احمدیوں کو اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ ہمارے سفر لمبے ہیں۔ ہمارے مقصود اور مطلوب آفاقی ہیں۔ کسی ایک چھوٹی صبح کو دیکھ کر خوشی سے اچھلنے والے لوگ نہیں ہیں۔ ہماری آخری منزل تمام کائنات پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سورج کی صبح کو طلوع کرنا ہے اور تمام عالم کو اس صبح سے روشن کرنا ہے۔ آپ کسی ایک ملک کی جماعت نہیں۔ ایک ملک میں اگر آپ دکھ اٹھاتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی رحمتیں کثرت کے ساتھ دوسرے تمام ملکوں میں آپ کے لئے رحمت کا سامان پیدا کر رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے نہ آپکی رات کسی ایک ملک سے بنتی ہے نہ آپ کی صبح کسی ایک ملک سے۔ آپ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ آپ کی رحمت عالمی ہے۔ اس نقطۂ نگاہ سے اپنے ارادوں کو بلند رکھیں حوصلوں کو وسیع کریں اور اپنے مقاصد کو ہمیشہ عالمی نقطۂ نگاہ سے جانچا کریں۔

حضور نے فرمایا کہ میں جماعت کو ایک پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہم ایک ایسے دور میں داخل ہو رہے ہیں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کی صبح کو کل عالم میں روشن کرنے کے مقصد میں ہم بہت نمایاں کامیابیاں حاصل کریں گے۔ نمایاں کامیابی کی یہ منزل دوسری صدی سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ دوسری صدی کا سورج زیادہ وسیع علاقے پر طلوع ہوگا۔ اور حضرت بانیٔ سلسلہ کے الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اگلی صدی جماعت کو ایک عظیم عالمی جماعت کے طور پر منصۂ شہود پر ابھارے گی اور جماعت کے قدم بڑی مضبوطی کے ساتھ ہر ملک میں قائم ہو چکے ہوں گے۔ پس اس پہلو سے تسبیح و تحمید کے ساتھ ہمیں اس صبح کے لئے خدا تعالیٰ سے زیادہ سے زیادہ برکتوں کے حصول کا طالب ہونا چاہیئے۔ تسبیح و تحمید کے ذریعہ اپنی صبحوں کو برکتوں سے بھر دینا چاہیئے۔

میں امید رکھتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ پاکستان میں بھی احمدیت کے حالات پہلے سے بہتر ہوں گے اور یہ تبدیلیاں احمدیت کے لئے نئی روشنیاں لے کر آئیں گی۔ اور مظالم کی اندھیری رات انشاءاللہ ٹل جائے گی۔ اپنی ذات میں یہ کامیابی ہمارے لئے کافی نہیں ہے۔ کیونکہ ہم ایک عالمی جماعت ہیں اور ہمارا مطمعٔ نظر بہت وسیع ہے۔ اس سے آپ غافل نہ ہوں اور یاد رکھیں کہ جس صبح کی ہم بات کرتے ہیں اس کی صفات عام دنیا کی صبحوں سے مختلف ہوا کرتی ہیں۔ چنانچہ پاکستان کے احمدیوں پر وہ جو گیارہ سالہ رات مسلط ہوئی تھی، اس گیارہ سالہ رات میں ہم نے حقیقت میں اندھیروں کی بجائے روشنیاں پائی ہیں اور جن لوگوں کے لئے وہ صبح تھی انہوں نے اس میں اندھیروں کے سوا کچھ بھی نہیں پایا۔

حضور نے فرمایا جن لوگوں نے ہمیں دکھ دیئے حقیقت میں انہوں نے سچائی کو اپنے ہاتھ سے کھو دیا۔ انہوں نے اعلیٰ انسانی قدروں کو اپنے ہاتھ سے کھو دیا۔ مگر جہاں تک احمدیت کا نقطۂ نظر ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بظاہر تاریک رات سے گزرتے ہوئے ہم نے خدا تعالیٰ کے قرب کی روشنیاں پائی ہیں۔ ہم نے عبادتوں سے اپنے گھروں کو روشن کیا۔ اور عبادتوں کے چراغ جلائے۔ اور اس سارے دور میں اگر کوئی ایک شہر پاکستان بھر میں دینی شہر کے طور پر پیش کیا جا سکتا تھا تو وہ ربوہ ہی تھا اور آج بھی ربوہ ہی ہے۔ جس ربوہ کو ہم اپنے نقطۂ نگاہ سے تنقید کی نظر سے دیکھتے ہیں، بیرونی لوگ جب اس ربوہ کو دیکھتے ہیں تو ان کو کچھ اور دکھائی دیتا ہے۔ وہ باہر جو کچھ دیکھتے ہیں اس کے مقابل پر تو نور ہی نور ہے اس لئے اس گیارہ سالہ دور میں بھی اہل ربوہ نے کمایا ہے گنوایا نہیں۔ میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ معاشرے میں بڑھنے والی کچھ بدیوں نے ربوہ میں بھی راہ پائی۔ معدودے چند لوگ تھے جو ان سے متاثر ہوئے۔ لیکن چونکہ ہم ان بدیوں سے ایک کو بھی متاثر ہوتا نہیں دیکھنا چاہتے اس لئے جب اصلاحی خطبے دیئے جاتے ہیں تو ان کا ذکر تکلیف اور دکھ کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ کے فضل سے عبادت کا معیار صرف ربوہ میں ہی نہیں بلکہ سارے پاکستان میں احمدیوں میں بڑھا ہے۔ اور ایمان لانے والوں کو اندھیروں سے روشنی میں نکالنے والی قرآنی اصطلاح احمدیوں پر واقعۃً اطلاق پاتی رہی ہے اور اس تمام گیارہ سالہ دور میں کوئی بھی ایسا عرصہ نہیں گزرا جبکہ احمدی اندھیروں سے نکل کر روشنی میں داخل نہ ہو رہے ہوں۔ پس اس سارے تجربے کی روشنی میں میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ احمدیت ایک ملک کی چیز نہیں۔ احمدیت انسانیت کی جاگیر ہے۔ اور سارا عالم ہمارا مطمعٔ نظر ہے۔ اس لحاظ سے اول یہ ہے کہ اپنے ارادوں کو بلند تر رکھیں اور اپنے دائرۂ اثر کو بڑھانا شروع کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ دعائیں کریں کہ اے خدا پاکستان میں جو انقلابی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں ان کے نتیجہ میں احمدی ان خوبیوں کو چھوڑ نہ بیٹھیں جو مشکل وقتوں نے ان کو عطا کی تھیں۔ بلکہ پہلے سے بڑھ کر ان پر قائم ہو جائیں۔ اور ایسی روشنی کا سورج ان پر طلوع ہو جس میں تیری محبت کا نور ان کے دلوں پر پہلے سے بڑھ جائے اور جو پہلے دکھوں اور تکلیفوں کے نتیجے میں تیری طرف مائل ہوئے تھے اب جذبۂ شکر سے اور بھی زیادہ تجھ سے محبت کرنے لگیں۔

دعا کی اس تاکید کے بعد میں آپ کو یہ خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ حالات کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے سب تفکرات اور اندیشے تقدیر الٰہی سے انشاءاللہ احمدیت کے حق میں غلط ثابت ہوں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ خدا تعالیٰ نے احمدیت کے لئے جو سہولتیں پیدا کرنی شروع فرما دی ہیں وہ سہولتیں بڑھتی اور پھیلتی چلی جائیں گی اور ہمارے راستے وسیع ہوتے چلے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ راہ حق پر ہمارے قدم پہلے سے زیادہ مضبوطی کے ساتھ اور زیادہ تیزی کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں گے۔ آپ دیکھیں گے کہ انشاءاللہ خدا کی تقدیر اسی طرح ظاہر ہو رہی ہے۔

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب آف جمال پور ضلع خیرپور بوجہ یرقان بیمار ہیں ان کی شفایابی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے
(عبدالواسع عابد۔ مربی سلسلہ)

AL-FURQAN MOTORS LIMITED
AUTHORISED DEALERS OF NATIONAL MOTORS LTD
for Ganuine TOYOTA Parts

ٹویوٹا
گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں۔
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر
ایم اے جناح روڈ
کراچی ۳
فون: ۷۲۴۶۰۶
۷۲۴۶۰۷، ۷۲۴۶۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو شخص دوسرے کو نیکی کی تحریک کرتا ہے

اسکی نیکی کا ثواب اسے بھی ملتا ہے

"اپنی اولادوں میں بہادری پیدا کرو تاکہ عزت کے ساتھ یاد رکھے جاؤ"

حضرت فضلِ عمر کا خواتین کے ایک جلسہ سالانہ سے خطاب

" اپنی اصلاح کرو .... اگر تمہارے خاوند اور بیٹے اور بھائی اور دوسرے رشتہ دار خدا تعالیٰ کی راہ میں مارے گئے تو وہ ابدی زندگی پائیں گے اور اگر جی چرائیں گے تو ...... ذلت تمہارے سامنے کھڑی ہے اور وہ بہر حال تمہیں قبول کرنی پڑے گی۔ لیکن اس وقت خدا تعالیٰ نے تمہاری ذلت کو دور کرنے کا سامان پیدا کر دیا ہے دوسروں نے وہ روحانی لذت حاصل نہیں کی جو تم نے حاصل کی ہے تم نے خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانات دیکھے ہیں۔ تم نے خدا تعالیٰ کے کئی نشانات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ تم نے خدا تعالیٰ کی آیاتِ بینات کا مشاہدہ کیا ہے۔ اگر اس کے بعد بھی تم نے اپنی اصلاح نہ کی اور تم نے اولادوں کو گرتے دیکھا تو یہ تمہاری قسمت۔ لیکن اگر تم اپنے خاوندوں، اپنے باپوں، اپنے بھائیوں اور اپنے بیٹوں کی اصلاح کر لو تو یقیناً تم بھی وہی ثواب پاؤ گی جو وہ پائیں گے۔ تم حفاظتِ ملک کی لڑائی میں خود نہیں جاؤ گی۔ جائیگا تمہارا باپ یا تمہارا خاوند جائیگا یا تمہارا بھائی جائے گا یا تمہارا بیٹا جائے گا۔ لیکن تمہاری تعلیم کے ماتحت جو تمہارے بیٹے بہادری دکھلائیں گے جو تمہارے بھائی بہادری دکھلائیں گے جو تمہارے باپ بہادری دکھلائیں گے جو تمہارے خاوند بہادری دکھلائیں گے۔ ان کو جو کچھ ثواب ملے گا۔ اتنا ہی ثواب خدا تعالیٰ کی درگاہ میں تمہاری نسبت بھی لکھا جائے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ . . . جو شخص کسی دوسرے کو نیکی کی تحریک کرتا ہے۔ اسے اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا خود نیکی کرنے والے کو ملتا ہے۔ جو شخص جہاد کے لئے جاتا . . . . ہے جو کچھ ثواب اس کو ملتا ہے وہی اس کو بھی ملتا ہے جو اس کے دل میں نیک تحریک پیدا کرتا ہے۔ بس موجودہ تکلیفیں . . . . بھول جاؤ۔ اپنے عزائم کو بلند کرو۔

اور اپنی اولادوں میں جرأت اور بہادری پیدا کرو۔ اگر ان میں جرأت و بہادری پیدا کرو گی تو . . . . تمہارے نام بھی قیامت تک عزت کے ساتھ یاد رکھے جائیں گے لیکن اگر تم ایسا نہیں کرو گی تو تم اور تمہارے خاندان ذلیل کئے جائیں گے اور دنیا کی کوئی طاقت اس کو بدل نہیں سکتی۔ خدا تعالیٰ تم کو اور ہم کو اس عذاب سے بچائے۔ آمین۔

(الازہار لذوات الخمار صفحہ ۸)

خبریں

۱۰ دسمبر ۱۹۸۸ء

● ریٹائرڈ جنرل ٹکا خان کے صدارت کے عہدہ سے اپنا نام واپس لینے کے بعد اب چار صدارتی امیدوار میدان میں باقی رہ گئے ہیں۔ یہ ہیں: جناب غلام اسحٰق خان۔ نوابزادہ نصر اللہ خان۔ احمد ابراہیم ہارون جعفر۔ محمد نوروز ملک۔ صدارتی انتخاب سوموار کو ہوگا۔

● روس کے سربراہ مسٹر گورباچوف نے آرمینیا کے زلزلہ زدہ علاقوں کا دورہ کیا۔ روسی ذرائع نے بتایا ہے کہ ہلاک شدگان کی تعداد ۴۰ سے ۴۵ ہزار ہے۔ جبکہ ہزاروں لاکھوں لوگ زخمی اور بے گھر ہیں۔

● ویسٹ انڈیز نے آج پاکستان کو ۴۱ رنز سے شکست دے دی۔ یک روزہ میچ آسٹریلیا میں ہوا۔

● وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے آج جوائنٹ سٹاف ہیڈ کوارٹر کا دورہ کیا۔ جوائنٹ سٹاف کمیٹی کے سربراہ ایڈمرل افتخار احمد سروہی نے وزیر اعظم کا استقبال کیا اور انکو اس ادارے کے تنظیمی ڈھانچے سے آگاہ کیا۔ وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالنے کے بعد محترمہ بے نظیر بھٹو کا اس اعلیٰ ترین فوجی ادارے کا پہلا دورہ ہے۔ وزیر اعظم کے ہمراہ ان کے معاون ریٹائرڈ میجر جنرل نصیر اللہ خان بابر دفاع کے وزیر مملکت کرنل ریٹائرڈ غلام سرور چیمہ اور سیکرٹری دفاع بھی تھے

● خزانہ کے وزیر مملکت احسان الحق پراچہ نے کہا کہ ان کی حکومت ملک میں تعلیم اور صحت اور روزگار کی جدید سہولتیں مہیا کرے گی۔ بجٹ کے بعد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت تمام وسائل کو بروئے کار لا کر غربت ختم کرنے کا کام انجام دے گی۔ انہوں نے کہا کہ گندم اور خوردنی تیل کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔ سابقہ حکومت نے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے ساتھ جو سمجھوتہ کیا ہے اس کے بارے میں وزیر خزانہ نے کہا کہ حکومت اس معاہدے کا احترام کرے گی۔ لیکن اگر کسی مرحلے پر ضروری سمجھا گیا تو بین الاقوامی مالیاتی فنڈ سے رجوع کیا جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت ٹیکسوں کے ڈھانچے پر نظر ثانی کرے گی۔ پانچ سالہ منصوبے کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت اپنی پارٹی کے منشور کے حوالے سے اس منصوبے پر بھی نظر ثانی کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ نئی روشنی سکول کام کرتے رہیں گے۔

● سرحد کے وزیر اعلیٰ آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے کہا ہے کہ ان کی اولین ترجیح امن و امان اور انصاف کا قیام ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہم تعلیمی اداروں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں دیں گے اور بے روزگار نوجوانوں کو روزگار فراہم کریں گے۔

● متحدہ عرب امارات کے نائب وزیر اعظم آج ابوظہبی سے کراچی پہنچے تو ان کا گرم جوشی سے خیر مقدم کیا گیا۔ سندھ کے وزیر اعلیٰ سید قائم علی شاہ اور دیگر اعلیٰ حکام ان کے استقبال کے لئے ہوائی اڈے پر موجود تھے۔

ایک نئے عزم کیساتھ ربوہ میں سب سے پہلا ادارہ
احمد اسٹیٹس ربوہ رجسٹرڈ
عنقریب ایک بہت بڑے رہائشی منصوبہ کا اقساط پر دینے کا اعلان کرنے والا ہے۔ نیز زرعی و سکنی ربوہ و ماحولِ ربوہ میں جائیداد کی خرید و فروخت کا باعتماد ادارہ
فون: دفتر: ۵۳۵ گھر: ۴۳۶

DWARFISHNESS COURSE
چھوٹا قد کورس
تین ماہ کی ادویات پر مشتمل کورس قیمت ۱۰۰/- علاوہ ڈاک خرچ
لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: ۶۰۶/۷۷

لوڈشیڈنگ؟ فکر کیوں
فنکشنز ڈیکوریٹر پارٹی جنریٹر
عارضی لائٹ کا انتظام ہے۔ آرڈر آج ہی بک کروائیے
نیشنل الیکٹرک گولبازار ربوہ
نزد بیت المہدی (پروپرائیٹر خلیل الرحمٰن)

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد، مرض اٹھراء کی شکار دکھی عورتوں کیلئے
دواخانہ حکیم نظام جان
ہر ماہ کی ۱۲ سے ۱۸ تاریخ تک حکیم انوار احمد جان مطب فرماتے ہیں
۲۔ بی روڈ بالمقابل شیش محل بس سٹاپ (یو۔ بی۔ ایل) بالائی منزل لیاقت آباد کراچی نمبر ۱۹
فون: ۴۱۳۲۵۱